الافاضات السنیہ
الملقب
فتاویٰ مہریہ
مجدد دین و ملت، فاتح قادیانیت
حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہ العزیز

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(اگر تم خود نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو)

اَلْاِفَاضَاتُ السَّنِيَّه

اَلْمُلَقَّبُ بِهٖ

فتاویٰ مہریہ

مجدّدِ دین وملّت، فاتحِ قادیانیت حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہٗ العزیز

بایماء

حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی قدس سرہٗ العزیز

باہتمام

حضرت پیر سیّد غلام معین الدین گیلانی قدس سرہٗ العزیز

حضرت پیر سیّد شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین گولڑہ شریف

بار	پنجم
تعداد	۴۰۰۰
مقامِ اشاعت	گولڑہ شریف
تخریج	علامہ سیّد ظفر علی شاہ، علامہ اختر حبیب اختر
گرافک ڈیزائنر	محمد نعیم
پروف ریڈنگ	شیخ الحدیث علامہ مشتاق احمد چشتی، قاری غلام محی الدین
مطبع	پرنٹنگ پروفیشنلز، لاہور فون 042-37553711
ہدیہ	200 روپے

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ جولائی 2010ء

ملنے کا پتہ

کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

۹۔ اسلامِ والدین نبی کریم ﷺ

استفتاء

بخدمت فیض درجت، فیض رساں، تکیہ تولّا بے کساں، پشت پناہِ مریداں حضرت مربی صاحب جود دام ظلکم بعد معروض آنکہ دست بستہ خاکسار مسئلہ عرض کرتا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے والدین اسلام پر فوت ہوئے ہیں یا کہ نہیں اور اگر اسلام پر نہیں تو کس پیغمبر صاحب پر تھے۔ زیادہ حد آداب۔

العبد تابعدار ولی محمد چک نمبر ۱۷ امنگانی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع جھنگ

الجواب ھوالصواب

حضرت پیغمبر خدا احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کے والدین شریفین کے عدم اسلام کا علماء متقدمین کو تو یقینِ واثق ہے اور متاخرین ابنِ حجر وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر بعض متاخرین محققین اہلِ فقہ وحدیث نے اسلام ابوین شریفین حضرت رسول الثقلین ﷺ کو احادیث سے ثابت کیا ہے بلکہ جمیع آباء و امّہات حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کا اسلام حضرت آدم علیہ السّلام تک پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے اور اثباتِ اسلام کے تین طریقے بیان کیے ہیں۔

اوّل یہ کہ والدین شریفین آنحضرت ﷺ دینِ ابراہیم خلیل اللہؑ پر تھے۔ دوسرا یہ کہ وہ دونوں صاحب زمانہ فترت میں تھے نہ زمانۂ نبوت میں یعنی اُن کو کسی نبی کی دعوت نہیں پہنچی۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی دعا سے آپ کے والدین شریفین کو زندہ کیا اور وہ اسلام لائے۔ چنانچہ احادیث میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بارگاہِ ایزدی میں سوال کیا کہ الٰہی میرے والدین کو زندہ فرما کر مشرّف باسلام کر۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سوال منظور فرما کر آپ کے والدین کو زندہ فرما کر مشرّف باسلام کیا۔ اگرچہ بعض احادیث میں اس کے خلاف بھی تصریح معلوم ہوتی ہے اور اِس حدیث کی علماءِ متقدمین نے تضعیف بھی کی ہے لیکن متاخرین محققین نے حدیثِ احیاءً کی تصحیح و تحسین کئی طرح سے فرمائی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیثِ احیاءً اُن احادیث سے کہ جن کو متقدمین محدّثین نے روایت کیا ہے متاخر ہے۔ گویا کہ یہ علم متقدمین سے ایک

۹۔ اسلامِ والدین نبی کریم ﷺ

استفتاء

بخدمت فیض درجت، فیض رساں، تکیہ تولاّ بے کساں، پشت پناہِ مریداں حضرت مربی صاحب جود دام ظلکم بعد معروض آنکہ دست بستہ خاکسار مسئلہ عرض کرتا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے والدین اسلام پر فوت ہوئے ہیں یا کہ نہیں اور اگر اسلام پر نہیں تو کس پیغمبر صاحب پر تھے۔ زیادہ حد آداب۔

العبد تابعدار ولی محمد چک نمبر ۷۱ امنگانی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع جھنگ

الجواب ھوالصواب

حضرت پیغمبر خدا احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے والدین شریفین کے عدم اسلام کا علماء متقدمین کو تو یقینِ واثق ہے اور متاخرین ابنِ حجر وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر بعض متاخرین محققین اہلِ فقہ و حدیث نے اسلام ابوین شریفین حضرت رسول الثقلین ﷺ کو احادیث سے ثابت کیا ہے بلکہ جمیع آباء و امّہات حضرت سرور کائنات فخرِ موجودات ﷺ کا اسلام حضرت آدم علیہ السّلام تک پایۂ ثبوت کو پہنچایا ہے اور اثباتِ اسلام کے تین طریقے بیان کیے ہیں۔

اوّل یہ کہ والدین شریفین آنحضرت ﷺ دینِ ابراہیم خلیل اللہؑ پر تھے۔ دوسرا یہ کہ وہ دونوں صاحب زمانہ فترت میں تھے نہ زمانۂ نبوت میں یعنی اُن کو کسی نبی کی دعوت نہیں پہنچی۔ تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی دعا سے آپ کے والدین شریفین کو زندہ کیا اور وہ اسلام لائے۔ چنانچہ احادیث میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بارگاہِ ایزدی میں سوال کیا کہ الٰہی میرے والدین کو زندہ فرما کر مشرّف باسلام کر۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سوال منظور فرما کر آپ کے والدین کو زندہ فرما کر مشرّف باسلام کیا۔ اگرچہ بعض احادیث میں اس کے خلاف بھی تصریح معلوم ہوتی ہے اور اِس حدیث کی علماءِ متقدمین نے تضعیف بھی کی ہے لیکن متاخرین محققین نے حدیثِ احیاءً کی تصحیح و تحسین کئی طرح سے فرمائی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیثِ احیاءً اُن احادیث سے کہ جن کو متقدمین محدّثین نے روایت کیا ہے متاخر ہے۔ گویا کہ یہ علم متقدمین سے ایک

گو نہ پوشیدہ و مستور تھا اور متاخرین پر اللہ تعالیٰ نے اِس کو کھول دیا و اللّٰہ یختص برحمتہٖ من یشاء من فضلہٖ[1] علامہ شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اِس بارہ میں کئی رسالے لکھے ہیں اور مخالفین کو بخوبی جواب دیے ہیں علیٰ ھٰذا القیاس صاحبِ مواہبِ لدنّیہ و انوارِ محمّدیہ من مواہبِ اللدنّیہ نے بھی اِس مدّعا کا ثبوت پیش کیا ہے

علامہ شامی و طحطاوی نے بھی اسلامِ ابوین شریفین کا مسئلہ بغرضِ اثباتِ اسلام آنہا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ الانوار المحمدیہ من مواہب اللدنیہ مرقوم ہے وقدروی ان اٰمنۃ امنت بہ ﷺ بعد موتھا روی الطبرانی بسندہ عن عائشہؓ ان النبی ﷺ نزل الحجون کئیبا حزینا فا قام بہ ماشاء اللّٰہ تعالٰی ثم رجع مسرورا قال سئلت ربی عزوجل فا حی لی امی فآمنت بی ثم ردھا. کذاروی من حدیث عا ئشہ ایضاً احیاء ابویہ ﷺ حتی اٰمنابہ رواہ السھیلی و الخطیب. وقال القرطبی فی التذکرۃ ان فضائلہ ﷺ وخصائلہ لم تزل تتوالی و تتتابع الی حین مماتہ تکون ھذا مما فضلہ اللّٰہ بہ و اکرمہ قال لیس احیاء ھما و ایمانھما ممتنعا عقلا لاشرعا فقدورد فی الکتاب العزیز احیاء قتیل بنی اسرائیل واخبر بقا تلہ و کان عیسٰیؑ یحی الموتٰی و کذلک نبینا علیہ الصلوٰۃ و السّلام احی اللّٰہ علی یدیہ جماعۃ من الموتی و انہ اثبت ھذا فما یمتنع ایما نھما بعد احیا ئھما ویکون ذلک زیادۃ فی کرامتہ و فضیلتہ ﷺ وقال الامام فخرالدین الرازی ان جمیع اٰباء محمّد ﷺ کانو امسلمین و مما یدل علی ذلک قولہ ﷺ لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطا ھرات و قد قال اللّٰہ تعالٰی انماالمشرکون نجس فوجب ان لایکون احد من اجدادہ مشر کا و لقد احسن الحافظ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی حیث قال:۔

حبااللّٰہ النبی مزید فضل	علی فضل و کان بہ لطیفاً
فاحی امہ و کذا ا باہ	لا یمان بہ فضلا لطیفا
فسلم فا لقدیر بذا قدیر	وان کان الحدیث بہ ضعیفا[2]

(حضرت سیّدہ آمنہؓ اپنی موت کے بعد نبی پاک ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ مقام حجون میں اترے بڑے غمگین اور

[1] القرآن، البقرۃ، آیت ۱۰۵ [2] الانوار المحمدیہ من مواہب اللدنیہ تفصیۃ نجاۃ والدیہ ﷺ، ج ۱ ص ۱۷۱، مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات انڈیا

اداس ہو کر وہاں ٹھہرے رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ پھر خوش ہو کر واپس آئے فرمایا میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری ماں کو زندہ کیا وہ مجھ پر ایمان لے آئیں پھر اپنی قبر میں لوٹ گئیں۔ اسی طرح حضرت سیّدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے ماں باپ دونوں زندہ ہوئے اور آپ ﷺ پر ایمان لائے اس کو علامہ سہیلی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا۔ علامہ قرطبی نے تذکرہ میں لکھا کہ رسول پاک ﷺ کے فضائل اور خصائل لگا تار زیادہ ہوتے رہے وقتِ وفات تک انہی فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ کیا گیا اور وہ ایمان لے آئے یہ بات نہ عقلاً ممتنع ہے نہ شرعاً ممتنع ہے۔

قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی خبر دینا مذکور ہے اسی طرح عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا قرآن مجید میں کئی مقامات پر مذکور ہے۔ ہمارے نبی پاک ﷺ کے ہاتھ پر کئی مردے زندہ ہوئے لہٰذا آپ ﷺ کے والدین شریفین کا زندہ ہونا ممتنع نہیں بلکہ اس سے آپ ﷺ کی کرامت اور فضیلت کا ثبوت ملتا ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ کے تمام آباءِ کرام (حضرت عبداللہ سے لے کر حضرت آدمؑ تک) مسلمان تھے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''مشرکین نجس ہیں''، پس ضروری ہے کہ حضور پاک ﷺ کے اجداد پاک میں کوئی مشرک نہ ہو۔ حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب فرمایا:

(اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ پر پے در پے فضل فرمایا، وہ آپ ﷺ پر بہت لطف فرمانے والا تھا، اس نے آپ ﷺ کی ماں کو زندہ کیا اور اسی طرح آپ ﷺ کے باپ کو بھی تاکہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں یہ اللہ کا فضل اور لطف تھا، پس اس بات کو مان لیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے اگرچہ حدیث اس بارے میں سند کے اعتبار سے ضعیف ہی ہو)

اور بخاری شریف میں بروایت ابی ہریرہؓ مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری بعثت خیر قرون بنی آدم میں قرناً بعد قرن ہوئی ہے اور خیریت بعثت نبوی باوجود تلوث کفر آباؤ اجداد غیر متصور و نیز حدیثِ مسلم جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیلؑ سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے خلعتِ اصطفا حضرت پیغمبرِ خدا ﷺ کو پہنائی گئی۔ یہ برگزیدگی واصطفائی

بھی اسی کی مقتضی ہے کہ سلسلہ آباؤ اجدادِ نبوی ﷺ میں کم از کم وجودِ توحید تو ضرور ہی پایا جائے ورنہ باوجود کفر و شرک محض خصائلِ حمیدہ کسی گنتی وشمار میں نہیں کما فی المشکوٰۃ عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ بعثت من خیر قرون بنی اٰدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری. و عن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ اصطفیٰ کنانۃ من ولد اسمٰعیل و اصطفی قریشا من کنانۃ و اصطفی من قریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم رواہ مسلم[1]. (جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری بعثت بنی آدم کے بہترین زمانوں میں ہوئی ہے یہاں تک کہ میں اس زمانے میں مبعوث ہوا جو میرے لیے خاص تھا اس کو امام بخاری نے روایت کیا۔ اور حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو اولادِ اسماعیلؑ سے چن لیا اور کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے چن لیا اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

اور علامہ ابنِ عابدین شامیؒ و علامہ طحطاویؒ نے بھی ایمانِ والدین شریفین پیغمبرِ خدا ﷺ کو اچھی طرح ثابت اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے اور حدیثیں بھی اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں ان کی توجیہہ بخوبی فرمائی ہے چنانچہ شامی میں مرقوم ہے ان تری ان نبینا ﷺ قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہ حتی اٰمنا بہ کما فی حدیث صححہ القرطبی و ابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما فانتفعا بالایمان بعد الموت علی خلاف العادۃ اکراما لنبیہ ﷺ کما احی قتیل بنی اسرائیل لیخبر بقاتلہ و کان عیسیٰؑ یحی الموتی و کذالک نبینا علیہ الصلوٰۃ و السلام احی اللہ تعالیٰ علی یدیہ جماعۃ من الموتی و قد صح ان اللہ تعالیٰ رد علیہ الشمس بعد غیبتھا حتی صلی علی کرم اللہ وجھہ العصر فکما اکرم بعود الشمس بعد فواتہ فکذالک اکرم بعود الحیاۃ و وقت الایمان بعد فواتھما. ولا یقال ان فیہ اسائۃ ادب لاقتضائہ کفر الابوین الشریفین مع ان اللہ تعالیٰ احیاھما لہ اٰمنا بہ کما ورد فی حدیث ضعیف لانا نقول ان الحدیث اعم بدلیل روایۃ الطبرانی و ابی نعیم و ابن عساکر خرجت من نکاح ولم

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ﷺ، ص ۵۱۱، قدیمی کتب خانہ کراچی

اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولد نی ابی وامی لم یصبنی من نکاح الجاھلیة شئی واحیاء الابوین بعدمما تھمالاینا فی کون النکاح کان فی زمن الکفرولاینا فی ایضاً ما قال له الامام فی الفقه الاکبرمن ان والدیه ﷺ ماتاعلی الکفرولا ما فی صحیح المسلم استأذنت ربی ان استغفرلامی فلم یأذن لی وما فیه ایضاً ان رجلا قال یا رسول اللّٰہ ﷺ این ابی قال فی النارقلما قفادعاه فقال ان ابی و اباک فی النارلامکان ان یکون الاحیاء بعد ذٰلک لانه کان فی حجة الوداع فکون الایمان عند المعاینة غیرنا فع فکیف بعد الممات فذاک فی غیر الخصوصیة التی اکرم اللّٰہ بھا نبیه ﷺ واماالاستدلال علی نجاتھمابانھماماتافی زمن الفترة فھو مبنی علی اصول الاشاعرة ان من مات ولم تبلغه الدعوة یموت ناجیااماالماتریدیة فان مات قبل مضیّ مدة یمکنه فیھاالتأمل ولم یعتقده ایماناولاکفرافلاعقاب علیه بخلاف ماذا اعتقدکفرااومات بعدالمدة غیرمعتقد شیئانعم البخاریون من الماتریدیة وافقواالاشاعرة وحملواقول الامام لاعذرلاحد فی الجھل یخالفه علی مابعدالبعثة واختاره المحقق ابن الھمام فی التحریرلکن ھذافی غیرمن مات معتقدالکفرفقدصرح النووی والفخرالرازی بان من مات قبل البعثة مشرکا فھوفی الناروعلیه حمل بعض المالکیة ماصح من الاحادیث فی تعذیب اھل الفترة بخلاف من لم یشرک منھم ولم یوحد بل بقی عمره فی غفلته من ھذاکله ففیھم الخلاف وبخلاف من اھتدامنھم بعقله کقس بن ساعدة و زید بن عمرو بن نفیل فلایخالف فی نجاتھم وعلی ھذا فالظن فی کرم اللّٰہ تعالیٰ ان یکون ابواه ﷺ من ھذین القسمین بل قیل ان اٰباؤه ﷺ کلھم موحدون لقوله تعالیٰ و تقلبک فی الساجدین[1] (ہمارے نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی کہ آپ ﷺ کے ماں باپ کو زندہ کیا کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں اس حدیث کی تصحیح علامہ قرطبی اور ابنِ ناصر الدین حافظ شام وغیرھما نے کی پس انہوں نے وفات کے بعد خلافِ عادت زندہ ہو کر ایمان سے نفع اُٹھایا جیسا کہ بنی اسرائیل کے مقتول کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا تا کہ وہ اپنے قاتل کی خبر دے اور حضرت عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کرتے تھے اسی طرح ہمارے نبی پاک ﷺ کے دستِ اقدس پر مردوں کی ایک

[1] فتاویٰ شامی کتاب النکاح، ج ۳، ص ۲۰۲، مطبع دار الفکر بیروت۔

جماعت زندہ ہوئی۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ (کی انگشت مبارک کے اشارے) پر ڈوبے ہوئے سورج کو واپس کیا تاکہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰؓ عصر کی نماز پڑھ لیں تو جس طرح سورج کو لوٹا کر رسول پاک ﷺ کی شان کو ظاہر کیا گیا اسی طرح آپ ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ کر کے انہیں ایمان کی توفیق دی گئی تاکہ آنحضرت ﷺ کی کرامتِ شان ظاہر ہو۔ یہ نہ کہا جائے کہ اس میں بے ادبی ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ پہلے آپ ﷺ کے والدین کریمین کفر پر تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا اور وہ ایمان لے آئے جیسا کہ ضعیف حدیث میں وارد ہوا۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ حدیث اپنے عموم پر ہے طبرانی، ابونعیم اور ابن عساکر کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نکاح کے ذریعے منتقل ہوتا رہا، بدکاری کے ذریعے نہیں آدمؑ کے زمانے سے لے کر یہاں تک کہ میرے ماں باپ نے مجھے جنا۔ مجھے جاہلیت کے نکاح کی کوئی بات نہیں پہنچی والدین کا زندہ ہونا اس بات کے منافی نہیں کہ نکاح زمانۂ کفر میں ہوا ہو اور نہ ہی اس بات کے منافی ہے جو امام ابوحنیفہ نے فقہ اکبر میں فرمائی کہ آپ ﷺ کے والدین نے زمانۂ کفر میں وفات پائی اور نہ ہی اس بات کے منافی ہے جو کہ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے استغفار کروں، مجھے اجازت نہ ملی اور اس طرح وہ روایت جو مسلم میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں جب اس نے پیٹھ پھیری تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں ناری ہیں۔ ان تمام باتوں کا جواب یہ ہے کہ زندہ کرنے کا واقعہ ان واقعات کے بعد پیش آیا زندہ کرنے کا یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا۔ یہ اعتراض کہ موت کے فرشتوں کو دیکھنے کے بعد ایمان نفع نہیں دیتا تو آپ ﷺ کے والدین کو موت کے بعد ایمان کیسے نفع دے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی شان بلند کی ہے۔

یہ استدلال کہ آپ ﷺ کے ماں باپ نجات یافتہ ہیں کیونکہ وہ فترت کے زمانہ میں فوت ہوئے تھے یہ دلیل اصول اشاعرہ پر مبنی ہے کہ جو وفات پا گیا اور اس کو دعوت نہ پہنچی، وہ نجات یافتہ ہے لیکن ماتریدیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ اس مدت سے پہلے فوت ہو گیا جس میں اس کے لیے غور وفکر کرنا ممکن ہو اور عقیدہ کے اعتبار سے نہ اس نے ایمان لایا ہو اور نہ کفر کیا ہو تو اس پر عذاب نہیں بخلاف اس صورت کے کہ جب وہ کفر پر اعتقاد

رکھے یا مدتِ تأمل کے بعد فوت ہو اور اس کا کسی شے یعنی ایمان وکفر پر اعتقاد نہ ہو۔ ہاں ماتریدیہ میں سے بخاری گروہ، اشاعرہ کے موافق ہے اور انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے قول پر محمول کیا ہے کہ کسی آدمی کے لیے یہ عذر نہیں کہ وہ بعثت کے بعد جہالت میں رہا اسی قول کو محقق ابن ہمام نے اپنی کتاب التحریر میں اختیار کیا لیکن یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو عقیدۂ کفر پر نہ مرا ہو چنانچہ علامہ نوویؒ اور امام فخر الدین رازیؒ نے صراحت کی ہے کہ جو بعثت سے پہلے مشرک ہو کر مرے وہ ناری ہے اسی پر محمول کیا ہے بعض مالکی علماء نے ان احادیث کو جو اہل فترت کو عذاب دیے جانے کے بارے میں ہیں بخلاف اس شخص کے بارے میں جس نے شرک نہیں کیا اور نہ اس نے توحید کا اقرار کیا بلکہ ساری زندگی غفلت میں رہا بس ان لوگوں کے بارے میں اختلاف ہے بخلاف ان لوگوں کے جو اپنی عقل کی بناء پر ہدایت پر آ گئے جیسے قس بن ساعدہ اور زید بن عمرو بن نفیل۔ پس ان کی نجات میں کوئی اختلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کرم پر یہ حسنِ ظن ہے کہ آپ ﷺ کے ماں باپ ان دو قسموں میں سے ہوں گے بلکہ آپ ﷺ کے تمام آباؤ اجداد توحید والے تھے اس لیے کہ اللہ فرماتا ہے کہ ''آپ ﷺ کا پلٹ کر آنا سجدہ کرنے والوں میں''

اور علامہ طحطاوی نے بھی اسی کے قریب قریب بیان کیا ہے جس کا نقل کرنا طوالت سے خالی نہیں ہے اُس کو ترک کرتا ہوں۔ ہاں اُس میں ایک حکایت اُس کے متعلق نقل کی ہے اُس کو تحریر کر دیتا ہوں وحکی

ان بعض الفضلاء مكث متفكر الليلته في ابويه عليه ﷺ واختلاف العلماء في حديث احيا ئهما وايمانهما به فمن مضعف ومن مصحح وهل يمكن الجمع بين الاقاويل ام لا فا ستهواه الفكرة حتى مال على السراج فاحرقه فلما كانت صبيحة تلك الليلة اتاه رجل من الجند يسأله ان يضيفه فتوجه الى بيته فمر في اثناء الطريق على رجل حضرى قد جلس بباب خزانة تحت حانوت بها موازينه و باقى آلات البيع فقام هذا الرجل حتى اخذ بعنان دابة الشيخ وقال له شعر .

آمنت ان ابا النبى و امه	احياهما الحى القدير البارى
حتى لقدشهداله برسالةٍ	صدق فتلك كرامةالمختار
وبه الحديث و من يقول بضعفه	فهو الضعيف عن الحقيقة عارى

ثم قال خذھاالیک ایھاالشیخ ولاتسھرولاتتعب نفسک متفکراحتی یحرقک السراج ولکن امض المحل الذی انت قاصدہ لتاکل منہ لقمۃ حرامافبھت الشیخ لذلک ثم طلب الرجل فلم یجدہ فاستخبر جیرانہ من اھل السوق فلم یعرف منھم احدا واخبراباانہ لاعھد لھم برجل یجلس بھذاالمحل اصلا ثم ان الشیخ رجع الی منزلہ ولم یمض الی دار الجندی لماسمعہ من مقالۃ ھذاالاستاذ.[1] (فضلاء میں سے ایک کے بارے میں حکایت ہے کہ وہ رات بھر نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں سوچتا رہا اور علماء کے اختلاف پر غور کرتا رہا کہ آیا وہ زندہ ہوئے اور ایمان لائے یا نہ۔ ان اقوال کو جمع کیا جا سکتا ہے کہ نہ۔ پس فکر نے اس کو اتنا پریشان کیا کہ وہ چراغ کی طرف مائل ہوا، چراغ کی آگ نے اسے جھلسا دیا جب اس رات کی صبح ہوئی تو لشکر سے ایک آدمی آیا وہ سوال کرتا تھا کہ اس کا مہمان بنے پس وہ اس کے گھر کی طرف چلا رستے میں اس کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو ایک دکان کے نیچے خزانے کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا وہیں پر اس کا ترازو اور باقی خرید وفروخت کا سامان تھا وہ آدمی اُٹھا اور اس نے شیخ کی سواری کی باگ پکڑی اور شعر کہا ''میں ایمان لاتا ہوں کہ نبی پاک ﷺ کے ماں اور باپ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا جو قادر مطلق ہے اور سب کا خالق ہے، ان دونوں نے آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی پس یہ عزت وکرامت ہے نبی مختار ﷺ کی، حدیث صحیح ہے اور جو اس کو ضعیف کہتا ہے وہ خود ضعیف ہے اور حقیقت سے عاری ہے'' پھر اس نے کہا اے شیخ! اس بات کو مضبوطی سے تھام لے، رات کو زیادہ بیداری نہ کر، اپنے آپ کو نہ تھکا یہاں تک کہ تجھے چراغ جلا دے۔ تو اس مکان کی طرف جا جس کا قصد کر کے آ رہا ہے تا کہ اس سے حرام کا لقمہ کھائے وہ شیخ لاجواب ہو گیا۔ پھر اس شیخ نے اس آدمی کو تلاش کیا مگر نہ پایا، بازار میں اس کے ہمسایوں سے پوچھا مگر ان میں سے کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا۔ پس شیخ اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا اور اس فوجی کے گھر کی طرف نہ گیا کہ وہ اس استاد کا مقالہ سن چکا تھا)

الحاصل ایمان والدین شریفین حضرت پیغمبر خدا ﷺ کا متاخرین علماء کرامؒ کے نزدیک ثابت ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

الملتجی الی اللہ عبدہ المذنب مہر علی شاہ

[1] طحطاوی علی در المختار کتاب النکاح، ج ۲، ص ۸۰۔۸۱، مکتبہ دار المعرفۃ بیروت